بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اشرفی مکتوب سلسلہ اشاعت نمبر(3)

میت کو برفدان میں رکھنا شرعاً منع ہے

مولانا سید خواجہ معزالدین اشرفی

خلیفۂ شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی حفظ اللہ

خطیب جامع مسجد محمدی کشن باغ حیدرآباد۔دکن

₹ 2/-

ادارۂ تحقیقات علمیہ حیدرآباد (رجسٹرڈ)

ہمارے دعوتی پمفلٹس کو خرید کر ایصال ثواب کے لئے تقسیم کیجئے۔

ملنے کا پتہ: مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ حیدرآباد

موبائل نمبر 9603512570

www.islamic786.org

ashrafimessage@gmail.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

كُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَةُ الۡمَوۡتِ

انتقال پر مرنے والے کے قریبی رشتہ داروں میں سے کسی کے بیرون ملک یا دور دراز علاقہ سے آمد کے انتظار اور میت کے آخری دیدار کے لئے میت کو الکٹرک برفدان MOrtuary box میں رکھا جا رہا ہے۔ یہ عمل شریعت اسلامی کی روشنی میں میت کی اذیت کا سبب اور ناجائز عمل ہے۔ کیونکہ کتب فقہ میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ میت کے غسل میں جو پانی استعمال ہوتا ہے وہ اس قدر ہی گرم ہو جیسا کہ مرنے والا اپنی زندگی میں اپنے غسل کے لئے استعمال کرتا تھا اور فتاویٰ عالمگیری کے حوالے سے بہار شریعت میں لکھا ہے کہ روح نکلنے کے بعد میت کو چارپائی یا تخت پر رکھیں تا کہ زمین کی سیل (ٹھنڈک) میت کو نہ پہنچے(1)۔ معمول سے زیادہ گرم پانی اور زمین کی ٹھنڈک سے میت کو بچانے کا شریعت میں حکم ہے تو غور طلب بات یہ ہے کہ میت کو راست الکٹرک برفدان Mortuary box میں رکھنا کیسے جائز ہوسکتا ہے؟ مسلمانوں پر لازم ہے کہ بلا عذر یہود و نصاریٰ اور ہنود کی تقلید میں اپنے مردوں کو الکٹرک برفدان میں رکھ کر تکلیف نہ دیں کیونکہ روح قبض ہونے کے بعد میت کو راحت یا عذاب کا ادراک ہونا برحق ہے اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل شرعی دلائل ملاحظہ ہو:

مردوں کا شعور احادیث کی روشنی میں

بعد موت علم اور شعور، فہم اور دیکھنے کی صلاحیت مردوں کو حاصل ہے اس بابت کتب احادیث میں حضور ﷺ کے متعدد ارشادات موجود ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔ حضرت اُم الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بیشک مردہ جب چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو پکارتا ہے اے گھر والو، اے ہمسایو، اے جنازہ اٹھانے والو دیکھو دنیا تمہیں دھوکہ نہ دے جیسا کہ مجھے دیا ہے(2)۔ حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی مرتا ہے

(1) بہار شریعت حصہ چہارم ص 106 مطبوعہ کتب خانہ اشاعت الاسلام دہلی۔

(2) کتاب الزہد لاحمد/جامع الحدیث لامام احمد رضا/جلد6/ص 96

تو ایک فرشتہ اس کی روح (اپنے) ہاتھ میں لئے رہتا ہے، نہلاتے اٹھاتے وقت جو کچھ (اس کے ساتھ) ہوتا ہے (مرنے والا) دیکھتا جاتا ہے(1)۔ حضرت عمر بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردہ جانتا ہے کہ اس کے بعد اس کے گھر والوں میں کیا ہو رہا ہے لوگ اسے نہلاتے ہیں، کفناتے ہیں اور انہیں وہ دیکھتا جاتا ہے(2)۔ حضرت عمر بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردے کی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی ہے کہ کس طرح غسل دیتے ہیں کس طرح کفن پہناتے ہیں کیسے لیکر چلتے ہیں، اور وہ جنازہ پر ہوتا ہے کہ فرشتہ اس سے کہتا جاتا ہے کہ سن تیرے حق میں بھلا یا برا (لوگ) کیا کہتے ہیں(3)۔ حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مردہ ہر چیز کو پہچانتا ہے یہاں تک اپنے نہلانے والے کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہے کہ آسانی سے نہلانا اور (حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ) یہ بھی فرمایا کہ اس سے (یعنی مردے سے فرشتے) جنازہ پر کہتے ہیں، سن تیرے بارے میں لوگ کیا کہتے ہیں(4)۔ یہ تمام احادیث اس بات پر حجت ہے کہ مردہ کوئی مٹی یا پتھر نہیں ہے بلکہ بعدِ موت علم اور شعور، فہم، سماع و بصر اُسے حاصل ہے، وہ غسل دینے کی اُس عجلت سے بھی بے قرار ہو جاتا ہے جس کے سبب اُسے تکلیف ہوتی ہے۔

تدفین میت میں عجلت کا حکم

مردوں کے حقوق میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اُن کی تدفین میں عجلت کی جائے غیر ضروری تاخیر خلاف سنت عمل ہے، اور احادیث نبوی ﷺ، عمل صحابہ اور صالحین سے تدفین میت میں عجلت ثابت ہے۔ کیونکہ تدفین میں تاخیر میت کے لئے باعث اذیت ہے۔ شرح الصدور میں امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

(1) کتاب الزہد لاحمد/جامع الحدیث لامام احمد رضا/جلد2/ص 96

(2) ابن ابی دنیاء جامع الحدیث لامام احمد رضا/جلد2/ص 96

(3) حلیۃ الاولیا لابی نعیم جامع الحدیث لامام احمد رضا/جلد2/ص 96

(4) ابن ابی دنیاء جامع الحدیث لامام احمد رضا/جلد2/ص 96

ارشاد فرمایا کہ ہر مرنے والا اپنے نہلانے والے کو پہچانتا ہے، اگر اُسے جنت کی بشارت دی گئی ہے تو قسم دے کر (لوگوں سے) کہتا ہے کہ مجھے جلدی لے چلو اور اگر جہنم اُس کا مقدر ہو تو عرض کرتا ہے مجھے روک لو(1)۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میت کو دفن کرنے میں عجلت کرو کیونکہ اگر مرنے والا نیک ہے تو اُسے جنت کی طرف جلد از جلد پہنچا دو اور اگر وہ بدکار ہے تو اُسے جلد از جلد اپنی گردنوں سے اُتار دو(2)۔

اہل قبور کی قوت سماعت

میت کا دیکھنا سننا ایک مخصوص وقت، مخصوص مقام اور مخصوص لوگوں کے کلام کے لئے ہی مختص نہیں ہے بلکہ دفن کر کے واپس ہونے والوں کے جوتوں کی آواز بھی میت سنتی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مردہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور لوگ دفن کر کے پلٹتے ہیں تو بیشک وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے(3)۔ بخاری شریف، مسلم شریف اور ابوداؤد شریف اور دیگر کتب احادیث کی روشنی میں میت کا سننا، فہم اور شعور کا ثبوت اور ارباب برزخ کے حواس کی قوت پر واضح دلائل موجود ہیں، زندہ آدمی بسا اوقات توجہ کے باوجود اتنے حجاب اور حائل پردوں کے بعد خفیف آواز تو کجا اچھا خاصا شدید دھما کہ بھی نہیں سن پاتا مگر روح انسانی کا تعلق بدن کے ساتھ جب بدل گیا اور پہلے کی طرح روح محبوس و مقید نہ رہی تو اس کے احساسات و ادراکات میں بھی واضح فرق آگیا اور پہلے کی نسبت زیادہ سننے پر قادر ہونا ثابت ہوگیا۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ احوال برزخ تمام تر دنیوی اُمور کے لحاظ سے خوارق عادات سے ہیں اور بمنزلہ کرامت و معجزہ کے ہیں۔

(1) شرح الصدور از امام جلال الدین سیوطی (2) ایضاً (3) الجامع الصحیح للبخاری، باب المیت یسمع خنق النعال جلد 1، ص 178۔ الصحیح لمسلم، کتاب صفت الجنۃ والنار جد2، ص 386۔ السنن لابی داؤد، کتاب الجنائز باب المشی بین القبور فی النعل۔ جلد 2ص 460۔ المسند لاحمد بن حنبل جلد 3، ص 22۔ التفسیر للقرطبی جلد 7ص 377۔ الترغیب والترھیب للمنذری جلد3، ص 371۔

الغرض ان احادیث سے محدثین وفقہا نے ظاہری معنی مراد لیے ہیں، حتی کہ امام ابن ہمام نے فتح القدیر میں انہیں احادیث سے منکرین سماع موتی کا رد کیا ہے۔ نیز یہاں مردوں کا سننا مومن اور کافر سب کے لئے ہے، بلکہ مومن کو کمالِ ایمان کے سبب بعض اُمور میں اس میں فوقیت حاصل ہے۔

میت کی تکلیف زندہ کی طرح ہے

میت کو تکلیف دینا زندہ کو تکلیف دینے کے مماثل ہے، چنانچہ کتب احادیث میں اس کی صراحت بھی موجود ہے۔ جیسا کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میت کی ہڈی کو توڑنا ایسا ہی ہے جیسا کہ زندہ کی ہڈی کو توڑنا(1)۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ ''علامہ ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ میت کو ہر اس چیز سے رنج و تکلیف پہنچتی ہے جس سے زندہ آدمی کو دکھ درد پہنچتا ہے اور اس سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ اسے ان تمام اُمور سے لذت و راحت حاصل ہوتی ہے جن سے زندہ آدمی کو آرام و سکون حاصل ہوتا ہے''(2)۔ امام مسلم صاحب صحیح کے اُستاذ ابوبکر بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ صحابیٔ رسول عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مومن کو حالت موت میں تکلیف دینا اسی طرح ہے جس طرح اُسے حالت حیات میں تکلیف دینا، ان دونوں حالتوں میں فرق نہیں ہے(3)۔

جہنم کی سرد وادیاں

جہنم میں آگ بھی ہے اور سخت سردی بھی ہم جس طرح اپنے مردوں کو آگ سے دور رکھتے ہیں ایسے ہی سردی سے بھی انہیں دور رکھیں۔ قرآن مجید سورہ الدھر میں "زمھریرا" کا ذکر آیا ہے اور حضرت مجاہد رحمۃ اللہ کے بیان کے مطابق "زمھریرا" سے مراد ٹکڑے کرنے والی سردی ہے(4)۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جہنم میں ٹھنڈک بھی ہے جس

(1) رواہ مالک وابو داؤد وابن ماجہ، مشکوۃ (2) اشعۃ اللمعات/ از عبدالحق محدث دہلوی، اُردو/جلد 2، ص 883۔ (3) مرقاۃ جلد 4ص 79۔ (4) تفسیر درمنثور سورہ الدھر/ج ٦/ص ٨٢٥/مترجم اردو۔

کا نام "زمھریو" ہے اس میں داخل ہونے سے دوزخیوں کے گوشت گر پڑیں گے یہاں تک کہ وہ دوبارہ جہنم کی گرمی کی فریاد کریں گے۔(1) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زمھریو بھی ایک قسم کا عذاب ہے(2)۔ حضرت عکرمہ فرماتے ہیں یہ شدید ٹھنڈک ہے۔(3) تصریحات شریعت کی روشنی میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ مردوں کو گرمی سے جس طرح تکلیف ہوتی ہے سردی سے بھی تکلیف ہوتی ہے چنانچہ الکٹرک برفدان میں مردوں کو رکھنا ان کی اذیت کا باعث ہونے کے سبب ناجائز عمل ہے۔

قانونی اُمور کے سبب برفدان کا استعمال

سوال: کسی سبب پوسٹ مارٹم کی قانونی کاروائی تک میت کو اگر برفدان میں نہ رکھا جائے تو میت میں بدبو تعفن پھیلنے کا امکان ہوتا ہے کیا اس صورتوں میں بھی میت کو برفدان میں رکھنا ناجائز ہے؟

جواب: کوئی شخص اس بات کو خوشی سے گوارا نہیں کرسکتا کہ اس کے باپ، بیٹے، بیوی، بیٹی اور ماں کی نعش کو برفدان میں ڈالکر رکھے یا بنام پوسٹ مارٹم چیرا پھاڑا جائے، حادثاتی اموات میں پوسٹ مارٹم بھی ایک قانونی عمل ہے ایسی صورتوں میں میت کے لواحقین بے بس ہوتے ہیں ان کا اختیار نہیں رہتا، چنانچہ ان حالات میں برفدان میں رکھنے یا پوسٹ مارٹم کروانے کا گناہ میت کے رشتہ داروں پر عائد نہیں ہوتا۔

ہماری اس تحقیق کی تائید میں مندرجہ ذیل مکاتب فکر کے علماء کے تحریری فتاوے ادارۂ تحقیقات علمیہ میں موجود ہیں ۔ مولانا مفتی رضاالحق اشرفی، بریلوی (اسلامک ریسرچ سنٹر حیدرآباد)، مولانا مفتی سید صادق محی الدین (جامعہ نظامیہ حیدرآباد)، مولانا مفتی عبدالمغنی مظاہری دیوبندی، مولانا مفتی جمال الدین دیوبندی۔ (جامعہ اسلامیہ دارالعلوم حیدرآباد)۔

(1) تفسیر درمنثور سورہ الدھر/ج ٦/ص ٨٢٥/مترجم اردو۔ (2) ایضاً۔ (3) التخویف من النار/ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ٧٩٥ھ اُردو ترجمہ جہنم کے خوفناک مناظر ص ١٢٦۔